مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان خانقاہِ حامدیہ چشتیہ رائیونڈ روڈ کے زیرِ انتظام ماہ نامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

کتاب اللہ کسوٹی ہے اسی پر احادیث کو بھی پرکھا جاتا ہے
ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن سے علوم بھی بہت پھیلے ہیں
حضرت فاطمہؓ کی نسل کو نبی علیہ السلام کا بیٹا اور بیٹی کہا جاتا ہے
قرآنِ پاک سے حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ کی صداقت

﴿ حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز ﴾

ترتیب و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب

(کیسٹ نمبر ٢٩ سائیڈ بی ٨٤-١-٢٠)

الحمد للہ رب العٰلمین والصلٰوۃ والسلام علٰی خیر خلقہ سیّدنا و مولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد !

حضرت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ سفر میں ایک مقام پر جس کا نام ''خُم'' ہے وہاں خطبہ ارشاد فرمایا یہ مقام مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے۔ حمد و ثناء کی وعظ فرمایا تقریر کی، سمجھایا، ڈرایا، آخرت یاد دلائی پھر فرمایا اما بعد الا ایھا الناس انما انا بشر یوشک ان یأتینی رسول ربی فاجیب میں انسان ہوں دنیا سے بالآخر جانا ہے اور قریب ہے کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کا فرشتہ آئے اور میں اس کی بات پر لبیک کہوں اور میں چلا جاؤں۔

انبیاء علیہم السلام کا اعزاز :

انبیاءِ کرام علیہم السلام کا اس طرح کا معاملہ ہے کہ ان سے اللہ تعالیٰ وفات کے وقت یہ پوچھواتے ہیں کہ وہ وفات چاہتے ہیں یا نہیں۔ نہیں چاہتے تو اور رہ جائیں۔ یہ خدا کی طرف سے انبیاءِ کرام علیہم السلام کو اعزاز عطا ہوا ہے اب

بھی ایک نبی تو آئیں گے حضرت عیسٰی علیہ السلام۔ ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا[1] جب وہ تشریف لائیں گے ان سے بھی دریافت کیا جائے گا اور حضرت موسٰی علیہ السلام نے رہنا چاہا تھا ایک دفعہ یہ بات ہوئی دوبارہ اللہ تعالی نے یہ فرمایا کہ وہ " متنِ ثور " بیل کی کمر پر ہاتھ رکھ دیں جتنے بال ہاتھ کے نیچے آجائیں گے اتنے سال زندہ رہیں تو حضرت موسٰی علیہ السلام نے پوچھا کہ پھر کیا ہوگا تو فرمایا کہ پھر یہی ہوگا ثم الموت ۔ حضرت موسٰی علیہ السلام نے عرض کیا فالآن من قریب تو ابھی ٹھیک ہے۔ لیکن اتنا ہو جائے رب ادنني من الارض المقدسة رمية بحجر[2] مجھے خداوند کریم ارض مقدسہ (بیت المقدس) کی زمین کے اتنے قریب کردے کہ جتنی دور پتھر پھینکا جاسکتا ہے جیسے فرلانگ بھر۔ بس اتنا فاصلہ، میری قبر اور قریب ہو جائے گویا اس کا مطلب یہ بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام نے یہ پسند کیا ہے کہ اپنے لیے دفن کی جگہ بہتر ہو اور جہاں نبی ہوگا وہ جگہ بہتر ہی ہوگی خود بخود ہی بہتر ہو جائے گی جہاں وفات ہوتی ہے وہیں دفن بھی کیا جاتا ہے تو انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ اللہ تعالی کا یہ طریقہ ہے کہ دریافت کیا جائے کہ کیا وہ اس وقت وفات پر راضی ہیں تو اس وقت ورنہ جب وہ تیار ہوں، تو ارشاد فرمایا قریب ہے کہ وہ آئے اور میں اس کی بات مان لوں۔ وانا تارک فیکم الثقلین میں تمہارے درمیان دو بڑی بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اولھما کتاب اللہ ان دو میں سب سے مقدم جو ہے وہ کتاب اللہ ہے فیه هدی و النور اس میں ہدایت اور نور ہے فخذو بکتاب الله و تمسکوا به کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامو فحث علی کتاب الله و رغب فیه ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ پر ابھارا ترغیب دلائی ثم قال پھر فرمایا واھل البیت اور میرے گھر والے اور یہ فرمایا اذکرکم الله فی اھل بیتی یہ متعدد بار فرمایا میں تمہیں اپنے گھر والوں کے بارے میں خدا کو یاد دلاتا ہوں یعنی ان کا حق لوگوں کے ذمہ ہے یہ کئی دفعہ فرمایا اور یہ بھی فرمایا کتاب الله و حبل الله یہ کتاب اللہ جو ہے یہ خدا کی رسی ہے من اتبعه کان علی الھدی جو اس کی پیروی کرتا ہے اس پر چلتا ہے وہ ہدایت پر ہوگا و من ترکه کان علی الضلالة اور جو کتاب اللہ کو چھوڑ دے وہ گمراہی پر چلا گیا تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دو چیزیں ہیں جو بھاری ہیں اور میں تمہارے درمیان چھوڑ کر جا رہا ہوں اور ان میں پھر یہ ہے کہ علوم ان سے کافی چلے ہیں یعنی جو مسائل عورتوں سے متعلق ہیں وہ ازواج مطہرات سے چلے ہیں۔ وہ اہل بیت میں داخل ہیں اور اہل بیت میں اور لوگ بھی داخل ہیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کی اولاد کو آپ نے اہل بیت میں داخل فرمایا ہے (جو پہلے حدیث شریف گزری ہے) ورنہ لڑکی جب دوسرے گھر کی ہوگئی تو اُدھر کی ہوگئی اور اس کی اولاد جو ہوتی ہے وہ بھی ادھر کی شمار ہوتی ہے۔

---

[1] اب ان کا نزول آسمان سے بطور نبی کے نہ ہوگا بلکہ امتی کے طور پر ہوگا مگر ان کا اعزاز و اکرام نبیوں والا ہوگا۔ (مرتب)

[2] مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۷ ، بخاری شریف ج ۱ ص ۴۸۴

حضرت فاطمہؓ کی اولاد کو نبیؐ کا بیٹا اور بیٹی کہا جاتا ہے :

رسول اللہ ﷺ نے اس قاعدہ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حق میں تبدیل فرمایا اور ان کی اولاد کو اپنی اولاد قرار دیا اور صحابہ کرام بھی یہی کہا کرتے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی جو اولاد تھی ان کو ابنِ رسول اللہ اور جو بیٹی تھی ان کو بنتِ رسول اللہ کہا جاتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بچی سے شادی کی تھی ۔ایک چادر آگئی چادر بڑھیا تھی تو آپ نے رائے لی کہ کسے دیں تو کچھ صحابہ کرام نے کہا اَعط ھذا بنت رسول اللہ التی عندک جو آپ کے پاس بنتِ رسول اللہ ﷺ ہیں انہیں دے دیجیے تو بنتِ رسول اللہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی جو اُن کے عقدِ نکاح میں تھیں وہ مراد تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں ایسے نہیں بلکہ میں اس کو زیادہ دُوں گا جس عورت نے اسلام کی خدمت زیادہ کی ہوگی، جہاد میں زیادہ حصہ لیا ہوگا اور ایسی عورت جواب ہیں وہ اُم سُلیط ہیں ان کو آپ نے وہ چادر دے دی ۳ اس سے محاورہ معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام جو تھے وہ بھی ابن رسول بنتِ رسول اور آگے جو نسل چلی ہے یعنی حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ اور اُم کلثومؓ وغیرہ جو تھیں ان سب حضرات کو ابنِ رسول اور بنتِ رسول کہتے رہے تو آپ نے ان کو بھی اس میں داخل کیا تو کتاب اللہ پر سب سے زیادہ زور دیا گیا۔ اصول جتنے بھی ہیں کتاب اللہ پر مبنی ہیں اور حدیثوں کے صحیح اور غلط ہونے کی پہچان یہ بھی کتاب اللہ ہی سے کی جاتی ہے حدیث کے مضمون کو ملا کر دیکھا جاتا ہے کہ وہ قرآن پاک کے مضمون سے ہٹا ہوا تو نہیں۔ اگر ہٹا ہوا ہے تو اس حدیث شریف کو نہیں لیتے یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے، یہ حدیث ہے اور اس پر عمل نہیں ہے جیسے ایک تاریخی چیز ہے یادداشت ہے لیکن اس پر عمل نہیں کیا جاسکتا تو کتاب اللہ کسوٹی ہے تمام حدیثوں کی تمام اعمال کی کہ ان کو اس کے مطابق کرنا پڑے گا تو یہ حبل اللہ ہے خدا کی ایک رسی ہے جسے انسان پکڑے تو اوپر تک چڑھ سکتا ہے اور پکڑے تو سلامتی پر قائم ہے اور ایمان پر قائم ہے اس کی اتنی بڑی فضیلت ہے۔ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو خطبہ دیا تھا اس کو ایک صحابی ہیں حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ وہ نقل فرماتے ہیں۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ کی فضیلت :

حضرت زید ابن ارقمؓ کی ایک خاص فضیلت ہے، قصہ یہ پیش آیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بات کی خبر دی کچھ اور لوگوں نے کچھ اور خبر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبع مبارک پر ان کی طرف سے کچھ بوجھ ہوا تو کچھ لوگوں نے ان سے کہا کہ تم یہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعتِ مبارک تمہاری طرف سے خفا ہو تم

---

۳ بخاری شریف ج ۱ ص ۴۰۳

خفاہی کرنا چاہتے تھے رسول اللہ ﷺ کو اور آپ کے ذہنِ مبارک میں تمہاری طرف سے کیا خیال ہوگا کہ وہ غلط باتیں بھی کرتا ہے تو ان کو بہت دل تنگی پیش آئی ان باتوں سے کیونکہ ان کی بات سچی تھی اور جو وہ کئی لوگ مل کر کہہ رہے تھے وہ غلط تھی تو اس پر سُورت اُتری تھی اذا جاءک المنافقون قالوا نشهد انک لرسول اللّٰه یہ سورت اُتری تو اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کی تصدیق کی اور دوسروں نے جو بات کی تھی اس کی تکذیب فرمائی تو ان کو کہتے ہیں صدق اللّٰه باُذنه ؎ اللہ تعالیٰ نے ان کے کان کی سُنی ہوئی بات کی تصدیق فرمائی۔ انھوں نے جو کان سے سنی تھی اور زبان سے کہی تھی اس کی تصدیق اللہ نے فرمائی۔ بعض صحابہ ان کی روایت کرتے بھی ہیں تو یہ نقل کرتے ہیں کہ یہ وہ ہیں صدق اللّٰه باُذنه. اللہ تعالیٰ نے ان کے کان کی تصدیق کی ہے یہ فضائل کا حصہ ہے مناقب کا حصہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ساتھ عطا فرمائے۔

قارئین انوارِ مدینہ کی خدمت میں اپیل

ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ممبر حضرات جن کو مستقل طور پر رسالہ ارسال کیا جارہا ہے لیکن عرصہ سے اُن کے واجبات موصول نہیں ہوئے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ انوارِ مدینہ ایک دینی رسالہ ہے جو ایک دینی ادارہ سے وابستہ ہے اس کا فائدہ طرفین کا فائدہ ہے اور اس کا نقصان طرفین کا نقصان ہے اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کی سرپرستی فرماتے ہُوئے اپنا چندہ بھی ارسال فرمادیں اور دیگر احباب کو بھی اس کی خریداری کی طرف متوجہ فرمائیں تاکہ جہاں اس سے ادارہ کو فائدہ ہو وہاں آپ کے لیے بھی صدقہ جاریہ بن سکے۔ (ادارہ)

؎ رسول اللہ ﷺ سے بخاری شریف میں بھی یہ بات ان الفاظ میں آتی ہے هو الذی یقول رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم هذا الذی اوفی اللّٰه له باذنه (بخاری شریف ج ۲ ص ۷۲۸)